جہادِ افغانستان کے اثرات

افغان مجاہدین کے پاس قید ایک روسی قیدی نے روسی فیڈریشن کے نائب صدر الیگزینڈر رتسکوئی کے ساتھ وطن واپس جانے سے انکار کر دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ روس میں آزاد زندگی گزارنے کی نسبت مجھے افغانوں کی قید میں رہنا ہزار درجے بہتر ہے۔ اب اس واقعے کی تفصیلات سامنے آئی ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ نکولائی وارودوف نامی یہ روسی قیدی نو سال سے مجاہدین کی قید میں تھا اور ان کے حسنِ سلوک سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ اس کا اسلامی نام نصرت اللہ رکھا گیا۔ وہ یوکرائن کا رہنے والا ہے اور اس کا تعلق سفید فام سلاف نسل سے ہے۔

الیگزینڈر رتسکوئی نے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ اپنے کسی ہم نسل سفید فام روسی قیدی کو رہا کرا کے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ دس گھنٹے کا سفر طے کر کے نکولائی وارودوف عرف نصرت اللہ کو وسطی افغانستان سے پشاور لایا گیا۔ مسٹر رتسکوئی ڈیڑھ گھنٹے تک نصرت اللہ کو روسی زبان میں سمجھاتے رہے اور روسی وفد کے باقی ارکان بھی اس کی منتیں کرتے رہے کہ وہ اپنے مادرِ وطن کی عزت کا خیال کرے اور روس واپس چلا جائے لیکن نصرت اللہ نے کہا کہ وہ روس کی آزادی پر افغانوں کی غلامی کو ترجیح دیتا ہے۔ بالآخر روسی وفد نے آخری حربہ استعمال کیا اور نصرت اللہ سے کہا کہ تمہاری ماں تمہیں دیکھنے کے لیے بے چین ہے۔ اس پر نصرت اللہ نے کہا کہ میری یہ وڈیو فلم جو تیار کی جا رہی ہے میری ماں کو دکھا دینا اور اس سے کہنا کہ اگر وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو وہ بھی افغانستان آ جائے۔

بحوالہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور
۶ جنوری ۹۲ء
کالم "سرِ راہے"